بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۵

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | ہفتہ ۲ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ ہجری ۲۶ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش ۲۶ فروری ۱۹۸۳ء | نمبر ۴۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ تبلیغ / فروری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بدستور خراب ہے۔ متلی اور کمزوری کی تکلیف ہے"

احباب جماعت خصوصیت کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت وجود کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔

سویڈن میں جماعت احمدیہ کی دینی و اسلامی خدمات کا اعتراف

ایک گیمبین مسلمان کی نماز جنازہ میں ڈیڑھ صد مسلمانوں کی شرکت

ڈھائی سو سے زائد طلباء و اساتذہ کی آمد۔ ریڈیو پروڈیوسر اور احمدیت پر مقالہ لکھنے والوں کی مسجد میں آمد

سویڈن مشن کے انچارج مکرم حامد کریم محمود صاحب نے مشن کے تحت شائع ہونے والے اخبار احمدیہ کے شمارہ فروری ۸۲ء میں سویڈن مشن کی اسلامی خدمات کے بارہ میں مندرجہ ذیل رپورٹ شائع کی ہے:۔

جنوری کے پہلے ہفتہ میں سکولوں میں کرسمس کی تعطیلات کی بناء پر سٹڈی گروپس مسجد نہیں آئے البتہ ان دنوں میں انفرادی طور پر اسلام میں دلچسپی رکھنے والے افراد مسجد ناصر آتے رہے اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے علاوہ اسلامی لٹریچر اور مسجد کے ویڈیو کارڈز خرید کر لے جاتے رہے۔

۶ جنوری کو سٹاک ہالم سے ٹیونس کے ایک مسلمان نے ٹیلیفون پر اپنا تعارف کروایا اور اپنی سویڈش بیوی کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے اسلامی لٹریچر طلب کیا ان کو یہ لٹریچر بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا۔ ۱۴ جنوری کو ایک گیمبین مسلمان جس کا یہاں انتقال ہو گیا تھا اس کی اہلیہ کی درخواست پر مسجد میں جنازہ ادا کیا گیا۔ جنازے کی اطلاع مرحوم کی بیوہ نے بذریعہ اخبار کروا دی جس کی وجہ سے جمعہ کے دن مختلف افریقن ملکوں سے تعلق رکھنے والے مسلمان اور غیر مسلم احباب اور مستورات جن

باقی صفحہ ۶ پر

کھیل کا میدان اچھے اخلاق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے: مرزا مبارک احمد

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو ان اخلاق کا مظہر بننا چاہئیے جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت میں دیکھنا چاہتے تھے

جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کی تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد

ربوہ۔ ۲۲ تبلیغ / فروری تحریک جدید انجمن احمدیہ کے صدر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کہا ہے کہ کھیل کے میدان بہت سے اچھے اخلاق پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں اور جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو ان اخلاق کا مظہر بننا چاہئیے جو ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی امت میں دیکھنا چاہتے تھے

صاحبزادہ صاحب یہاں دوپہر کے وقت جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں جامعہ احمدیہ کی سالانہ کھیلوں کے اختتام کے موقعہ پر مہمان خصوصی کی حیثیت میں صدارتی خطاب فرما رہے تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے خطاب کے آغاز میں جامعہ احمدیہ کی کھیلوں کے یوم مصلح موعود کے ساتھ منعقد ہونے پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر یہ اتفاق ہے تب بھی اور اگر ارادۃً ایسا ہوا ہے تب بھی یہ قابل ستائش ہے کیونکہ مصلح موعود کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ کا ایسا عظیم نشان ہے کہ اس پر جتنی بھی خوشی کا اظہار کیا جائے کم ہے اور اس طرح سے کھیلوں کے پروگرام بنانا اور خوشی کا اظہار کرنا مناسب ہے

صاحبزادہ صاحب نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ اس بات کی طرف توجہ دیں کہ کھیلیں اور کھیل کے میدان بہت سے اخلاق پیدا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور بن سکتے ہیں اس کو انگریزی میں سپورٹس مین سپرٹ پیدا کرنا کہا جاتا ہے مگر اب یہ خصوصیت کھیلوں سے چھنتی جا رہی ہے اور طرح طرح کے تعصبات کھیلوں میں داخل ہوتے جا رہے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ ہماری جماعت کے نوجوانوں کو ان اعلیٰ اخلاق کا مظہر بننا چاہیئے جو اخلاق حسنہ دوسروں نے چھوڑ دیئے ہیں وہ ہمارا ورثہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کھیل کا مقصد تفریح ورزش اور تعاون اور پیار و محبت کے جذبات کو فروغ دینا ہے اور کھیل کو اسی نقطۂ نظر سے کھیلنا چاہیئے۔ مزید فرمایا اعلیٰ اخلاق کسی بھی منطقی دلیل سے زیادہ اثر دکھاتے ہیں آخر میں صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر وہ اخلاق مزید پروان چڑھائے جو ہمارے آقا و مولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے اندر دیکھنا چاہتے ہیں۔

آخر میں صاحبزادہ صاحب نے دعا کروائی اس سے قبل اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم محمود احمد صاحب نے کی بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے جامعہ احمدیہ کے طلباء اساتذہ اور مہمانوں کو مختلف مقابلوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اختتامی تقریب کے شرکاء نے تقسیم انعامات کی تقریب سے قبل باڑی کا فائنل مقابلہ۔ حافظ کلاس کے طلباء کا ثابت قدمی کا مقابلہ اور جامعہ کا مشہور و معروف مقابلہ روک دوڑ بھی دیکھا ان مقابلوں کی ایک خاص بات یہ تھی کہ ان کی کمنٹری چار زبانوں عربی انگریزی اردو اور پنجابی میں لاؤڈ سپیکر پر ساتھ ساتھ کی جا رہی تھی۔

ان مقابلوں کے بعد مہمانوں اور سٹاف کے درمیان میوزیکل چیئرز ریس کا مقابلہ بھی ہوا۔ تقریب کے بعد جامعہ ہال میں مہمانوں کو پر تکلف چائے پیش کی گئی۔

★ خاکسار کی بیٹی عزیزہ سعیدہ عصمت سلمہا کو کراچی میں شدید بیماری سے قدرے افاقہ ہے صحت عاجل و کامل، پرسکون، دیندار اور فعال بابرکت اور لمبی زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار آئندہ ماہ بائیں آنکھ کا موتیا بند کا اپریشن کرا رہا ہے اپریشن کی ہر جہت سے کامیابی اور بینائی کی بحالی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا محمود احمد پٹہ دارالصدر غربی ربوہ)

★ عزیزم چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ دارالصدر غربی بیس بائیس یوم سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں احباب سے عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(چوہدری ظہور احمد باجوہ ـــــ ربوہ)

● حیدرآباد کے نہایت مخلص اور قدیم احمدی مکرم بابو محمود احمد صاحب (ریٹائرڈ محکمہ ریلوے) اندنوں عارضہ قلب سے بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں احباب جماعت درد دل سے انکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا کریں۔

میری صحت بھی عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے احباب میری صحت کاملہ کے لیے بھی دعا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ (عبدالمجید نیاز حیدرآباد)

-○ ہمارا بھتیجا عزیز محمد نصیر قریشی (ابن محمد اسلم قریشی مبلغ جارج ٹاؤن۔ گیانا) اچانک گی آنا میں بہت بیمار ہو گیا ہے اور ہسپتال میں داخل ہے تار کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ عزیز کے سینہ اور پھیپھڑوں میں نقص ہے۔ عزیز نصیر خدا کے فضل سے غیر معمولی ذہین و فطین بچہ ہے۔ اس سال یہ GCE کا امتحان دینے والا ہے۔ عزیز مکرم قریشی محمد اکمل صاحب افضل برادرز گولبازار ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے مبلغ بھائی کے اکلوتے بیٹے کے لئے کامل و عاجل صحت یابی کی دعا کریں۔

(سعیدہ احسن بنت محمد احسن قریشی مرحوم قادیانی)

-○ میری چچی محترمہ مجید بیگم صاحبہ زوجہ محترم چوہدری خلیل احمد صاحب ڈھلوں آف دارالصدر غربی ربوہ کا مورخہ ۲۰ فروری کو فضل عمر ہسپتال میں اپنڈکس کا کامیاب اپریشن ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ تیزی سے مائل بصحت ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

(منصور عارف سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کو ظاہر و باطن ہر دو پہلوؤں کے لحاظ سے اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیئے

نمازوں کا قیام اور ان کا استحکام گھروں سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے لئے اہل و عیال اور اگلی نسلوں کو نماز کا عادی بنانا ضروری ہے

میں تمام احمدی گھروں کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ بڑی ہمت اور جد و جہد کیساتھ نمازی پیدا کرنیکی کوشش کریں

صدرانِ محلہ جات اور زعماء انصار اللہ گھروں میں جائیں اور جو نمازوں سے غافل ہیں انہیں سمجھائیں اور نماز باجماعت کا عادی بنائیں

جماعتی زندگی کے اس موڑ پر اگر ہم نے نمازوں کی حفاظت نہ کی تو خطرہ ہے کہ آئندہ بے نمازی پیدا ہونے شروع نہ ہو جائیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۱۹ نبوت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ
مرتبہ:۔ مکرم بشیر احمد اختر صاحب رکن صیغہ زود نویسی ربوہ

(نوٹ:۔ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر اس خطبہ کو شائع کروا رہا ہے۔)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ مریم کی مندرجہ ذیل آیات پڑھیں۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝

(آیت ۵۵-۵۶)

اور پھر فرمایا۔

عبادت وہ مقصد ہے جس کے لئے، قرآن کریم کے بیان کے مطابق، سب جن و انس کو پیدا کیا گیا۔

عبادت کے متعلق عموماً یہ خیال پایا جاتا ہے کہ اسکا تعلق محض حقوق اللہ سے ہے اور بعض

کھوکھلی اور سطحی سوچ

رکھنے والوں نے یہ اعتراض بھی کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو صرف اپنی خاطر، اپنے سامنے جھکانے کے لئے بنی نوع انسان کو پیدا کیا ہے۔ اس سے ہمیں کیا فائدہ؟ یہ گویا ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی خود غرضی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اگر عبادت کے مفہوم کو حقوق اللہ کے طور پر بھی دیکھا جائے تب بھی تمام تر فائدہ ان بندوں کا ہے جو عبادت کرتے ہیں۔ لیکن دراصل عبادت محض حقوق اللہ کا نام نہیں ہے۔ عبادت میں حقوق العباد بھی شامل ہیں۔ چنانچہ وہ نماز جو ہمیں عبادت کے طور پر سکھائی گئی وہ

حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ایک سنگم

ہے۔ اسمیں اللہ کے حقوق بھی سکھائے گئے ہیں اور بندے کے حقوق بھی بتائے گئے ہیں۔

فرمایا اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنکبوت آیت: ۴۶) نماز کا یہ پہلو کہ یہ فحشا اور منکر سے بچاتی ہے، یہ خالصتاً بندوں ہی کے حقوق ہیں، جو نماز سکھاتی ہے۔

جہاں تک حقوق اللہ کا تعلق ہے عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے رب کی پیروی کرے۔ عبد اس غلام کو کہتے ہیں جو آقا کے تابع ہو جائے۔ اس کا اپنا کچھ نہ رہے۔ سب کچھ اس کے مالک کا ہو اور وہ اس کے پیچھے پیچھے چلے۔ اور یہ جو مضمون ہمیں سکھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو اور اس کی صفات اختیار کرو، یہی دراصل عبادت کا مفہوم ہے۔ کلیتہً اپنے رب کے پیچھے چلنا اور ایک اعلیٰ ذات کی نقل کرتا ان معنوں میں کہ اس کی صفات کا رنگ آہستہ آہستہ اس کے وجود پر چڑھنے لگے، یہ ہے عبادت کا مفہوم۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک اعلیٰ نمونے کے پیچھے چلا جائے تو اس نمونے پر چلنے والے ہی کا فائدہ ہوتا ہے، نہ کہ اس نمونے کا جس کے پیچھے چلا جاتا ہے۔ دنیا کے سامنے ماڈل پیش کئے جاتے ہیں تاکہ لوگ اس ماڈل کیمطابق ڈھلنے کی کوشش کریں۔ لیکن اس سے اُس ماڈل کو کیا فائدہ؟ فائدہ تو اس کو ہوتا ہے جو اس ماڈل کے پیچھے چل کر اپنی تزئین کرتا ہے، اپنی بدیاں دور کرتا ہے اور اپنے اندر نیا حسن پیدا کرتا ہے۔

پس عبادت کا مفہوم یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور اس ذکر کو اپنے اعمال میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ جب اسکو رحمٰن کہو تو خود رحمانیت کے تقاضے پورے کرنیکی کوشش کرو۔ جب اس کو رحیم کہو تو خود رحیم کا مظہر بننے کی کوشش کرو۔ جب اس کو قادر کہو تو اپنی قدرتیں بڑھانے کی طرف توجہ دو۔ اور وہ صلاحیتیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہیں ان کو اور چمکاؤ۔ غرضیکہ صفات باری تعالیٰ کا مضمون جتنا زیادہ انسان پر روشن ہوتا چلا جائے اتنا ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ وہ عبادت کا اہل بنتا چلا جاتا ہے اور عبادت کے مقصد کو حاصل کرنیوالا بنتا ہے

پس یہ تصور کہ خدا نے اپنی خاطر، بنی نوع انسان کو پیدا کر کے ان کے بڑوں اور چھوٹوں کو اپنے سامنے جھکا دیا، محض ایک لغو تصور ہے۔ کیونکہ اس میں خدا کا کوئی فائدہ تجویز نہیں کیا جا سکتا۔

ہاں عبادت

ایک دائمی ترقی کا پیغام

ہے۔ ایک ایسی ترقی جس کا کوئی منتہا نہیں۔ کیونکہ عبادت میں جس ذات کو پیش نظر رکھ کر اُس کی تعلیم دی گئی اس ذات کی کوئی حد نہیں۔ نہ کمیت میں اس کی حد بندی کی جا سکتی ہے، نہ کیفیت میں، نہ وقت میں اور نہ ہی شش جہات کے لحاظ سے۔ تو ایک ایسی ذات جسکی کوئی حد نہ ہو، اس کی پیروی کی تعلیم دینا، لامتناہی ترقیات کی طرف دعوت دینا ہے۔ اور اس پہلو سے بھی عبادت بندے ہی کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ پھر ایک اور پہلو سے بھی عبادت بندوں ہی کے فائدہ کے لئے ہے کہ جب انسان اپنے رب کا رنگ اختیار کرتا ہے تو نتیجۃً اس کے بندوں پر زیادہ مہربان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور ان کے حقوق پہلے سے بھی زیادہ بڑھ کر ادا کرنے لگتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جو کامل اسوہ بنائے گئے وہ اسی طریق پر کامل اُسوہ ٹھہرے کہ اپنے

رب کی تمام صفات

کو اپنی ذات کے ہر پہلو میں اس طرح جذب کر لیا کہ گویا آپ خدا نما وجود بن گئے۔ ایک ایسا خدا نما وجود جس کا تصور بھی پہلے انسان کیلئے ممکن نہیں تھا۔ تب وہ بندوں پر مہربان ہوئے جیسا کہ فرمایا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبہ: ۱۲۸) اور سارے عالمین کے لئے رحمت بن گئے جیسے فرمایا

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء آیت: ۱۰۸)

چنانچہ جب بندے کو خدا کی صفات عطا ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ اس کے ہاتھ میں بندوں کی تقدیر دے دیا کرتا ہے۔ اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ کوئی نبی خدا کی صفتِ مالکِ یوم الدین کا اس طرح مظہر نہیں بنا ان معنوں میں کہ خدا نے اس کو مالکیت عطا فرمائی ہو، جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ کیونکہ آپؐ کامل طور پر اسی طرح خدا کے ہو گئے کہ خدا کی مخلوق پر کامل طور پر آپؐ کے سپرد کر دی گئی۔ اور ان معنوں میں آپؐ مالکِ یوم الدین بنائے گئے۔

پھر اسی مضمون کو جب آگے چلا کر دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن

شفاعت کرنے والا وجود

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ہے اور اس لیے آپؐ کو شفاعت کے لائق ٹھہرایا گیا کہ اس دنیا میں آپؐ مالک بننے کے اہل قرار دیئے گئے تب اس دنیا میں بھی آپؐ کو شفاعت کا حق دیا گیا۔ کیونکہ بغیر کسی استحقاق کے بخشش کا تصور مالکیت کے سوا ممکن نہیں۔ اور وہ وجود جو اپنے رب اپنے مالک کے سب سے زیادہ قریب تھا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی تھے۔

پس جتنا زیادہ کوئی عبادت کرتا چلا جائے، اگر وہ صحیح معنوں میں اور حقیقت میں عبادت کرتا ہے، تو اتنا ہی زیادہ وہ بندوں کے حقوق ادا کرنیوالا بن جاتا ہے اور جتنا زیادہ عبادت سے غافل ہوا اتنا ہی غاصب ہوتا چلا جاتا ہے اور اتنا ہی زیادہ وہ سوسائٹی کے لیے دُکھ کا موجب بنتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہے عبادت کا حقیقی مفہوم جو قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ اس پہلو سے اگر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ عبادت

تمام نیکیوں کا سرچشمہ

ہے خواہ وہ حقوق اللہ سے تعلق رکھتی ہوں یا حقوق العباد سے متعلق رکھتی ہوں۔ اور تمام بدیاں اس سرچشمے سے بے تعلقی کا نام ہے۔ جتنا اس سرچشمے سے مُنہ موڑو گے۔ اور علیحدگی اختیار کرو گے اتنی ہی بدیاں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔ یہ نتیجہ انسانی زندگی کا خلاصہ ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بہت سے عبادت کرنے والے بھی بدیوں میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ بہت سے عبادت کرنے والے بھی ایسے دکھائی دیتے ہیں جو بندوں کے حق چھینتے ہیں اور ان پر ظلم کرتے ہیں اور ان سے رحم اور شفقت کا سلوک کرنے کی بجائے ان سے ظلم اور تعدّی کا سلوک کرتے ہیں۔ تو یہ کیسی عبادت ہے۔ جس نے ان کو وہ صفات عطا نہیں کیں جو،

قرآن کریم دعویٰ کرتا

ہے کہ، عبادت کرنے والے بندوں میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ اس مضمون کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ایسے لوگوں کے متعلق فرماتا ہے۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔

(الماعون آیت: ۵ تا ۸)

کیسی عجیب بات ہے کہ سارے قرآن میں نماز اور نمازی کی تعریف ملتی ہے لیکن یہاں پہنچکر قرآن کریم کے بیان میں اس تعریف سے ایک عجیب انحراف ملتا ہے۔ یعنی یہ کہنے کی بجائے کہ ان پر خدا تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور سلامتیاں ہوں، قرآن کریم فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ نماز پڑھنے والوں کے لیے ہلاکت ہو۔ اور وہ کون سے نماز پڑھنے والے ہیں؟ فرمایا اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ یعنی جو نماز کے مفہوم سے غافل ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور نماز کے حقوق ادا کرنے کی بجائے نماز کو

دکھاوے کا ذریعہ

بنا لیتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ۔ وہ بے شک نمازیں پڑھتے ہیں۔ مسجدیں بھی آباد ہوتی ہیں، وہاں نماز پڑھتے ان کی تصویریں بھی کھینچی جاتی ہیں۔ وہاں بڑے بڑے جُبّہ پوش بھی پہنچتے ہیں جو اس طرح تکبّر سے سوسائٹی میں پھرتے ہیں کہ گویا اب صرف وہی خدا کے ولی اور اس کے فضلوں کے وارث بن چکے ہیں اور ان کے سوا کوئی اور عزت کے لائق ہی نہیں رہا۔ ایسے لوگوں کا مقصد محض نمائش، محض دکھاوا اور محض اپنے نفس کی بڑائی کا اظہار ہوتا ہے۔ ایسے نمازیوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا بلکہ ان کے متعلق فرماتا ہے کہ ان کے لیے ہلاکت ہے اور اس کے سوا ان کے لیے اور کچھ نہیں۔ اور ساتھ ہی ان کی ریاکاری کا ثبوت یہ پیش فرماتا ہے اور ان کی نماز کے بے حقیقت ہونے کی دلیل یہ دیتا ہے يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کہ یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو بنی نوع انسان کا حق ادا نہیں کرتے اور چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی خساست کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ غریب ان کے سامنے اگر بھوکے مر رہے ہوں تو ان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ ہمسایہ کوئی چھوٹی سی چیز بھی مانگنے کے لیے آجائے تو اس کو رد کر دیتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمسائیگی کے ادنیٰ حقوق

بھی ادا نہیں کر سکتے۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے اس نماز کا نقشہ کھینچا ہے جو دونوں جہات سے عاری ہے۔ نہ حقوق اللہ کو ادا کر رہی ہے اور نہ ہی حقوق العباد کو۔ اور درحقیقت یہ ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں۔ یہاں پہنچکر نماز مجمع البحرین ہو جاتی ہے۔ یعنی ایک پہلو سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ حقوق اللہ ہے اور دوسرے پہلو سے یہ حقوق العباد نظر آتی ہے۔ تو فرمایا کہ یہ لوگ خدا کی یاد سے غافل ہو کر دکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو خالق کی یاد سے غافل ہو کر نماز پڑھے وہ مخلوق کی ضروریات سے بھی غافل ہو جایا کرتا ہے۔ وہ مخلوق کے حقوق بھی ادا کرنے کا اہل نہیں رہتا۔ ایسی نماز تو بالکل بیکار اور بے فائدہ ہے جو برکتوں اور ثواب کی بجائے لعنتوں کا موجب بن جائے۔

پس اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو اپنی

نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیئے

اور یہ حفاظت دو طرح سے کرنی ہو گی۔ ایک اس کے ظاہر کی حفاظت کرنی پڑے گی۔ اور دوسرے اس روح کی حفاظت کرنی پڑے گی جس کے بغیر نماز باطل ہو جایا کرتی ہے۔ ان دونوں پہلوؤں سے، میں سمجھتا ہوں، توجہ دلانے کی بہت گنجائش موجود ہے۔ میں یہ دیکھتا ہوں کہ ربوہ میں نماز کا وہ معیار نہیں رہا جو قادیان میں ہوا کرتا تھا اور گھروں میں وہ تلقین نہیں رہی جس کے نتیجے میں کثرت کے ساتھ نمازی پیدا ہوتے ہیں۔

چنانچہ قرآن کریم کی وہ آیات جو میں نے شروع میں تلاوت کی تھیں ان میں نماز کو قائم کرنے کا گر بتاتے ہوئے

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مثال

پیش کی گئی ہے۔ فرماتا ہے:۔

كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا

کہ اسمٰعیلؑ کی ایک بہت پیاری عادت یہ تھی کہ وہ اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی تعلیم دیا کرتا تھا اور خدا کو بہت پیارا لگتا تھا كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا اس کی یہ ادائیں اللہ کو بہت پسند تھیں کہ وہ ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیتا تھا۔

اس میں یہ نکتہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ نمازوں کا قیام اور ان کا استحکام گھروں سے شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (طٰہٰ آیت: ۱۳۳)

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم! تو بھی اپنے اہل کو نماز کا حکم دیا کر۔ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لیکن یہ ایسی بات نہیں ہے کہ ایک دو دفعہ کہنے سے اس پر پوری طرح عمل شروع ہو جائے۔ گھروں میں اگلی نسلوں کو نماز کی عادت ڈالنی ہو تو مستقل مزاجی کے ساتھ تلقین کی عادت اختیار کرنی پڑتی ہے۔ ایک دو دفعہ یا ایک دو دن یا ایک دو ماہ یا چند سالوں کا کام نہیں

وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا کا مطلب

یہ ہے کہ جب تک تو زندہ رہے، جبتک تجھ میں طاقت ہے اس عادت پر صبر سے استقامت اختیار کرلے۔ اس عادت کو کبھی چھوڑنا نہیں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب میں ہم نے یہ چیز دیکھی کہ وہ اپنے اہل و عیال کو نمازوں کے متعلق تلقین کیا کرتے تھے اور کبھی کسی حالت میں بھی ایسا نہیں ہوا کہ انہوں نے نماز کی تلقین کرنی چھوڑ دی ہو۔ میرے سامنے بہت سی مثالیں ہیں کہ جو اپنے بچوں کو نماز کے لیے اپنے ساتھ لے جاتے تھے وہ باقاعدگی کے ساتھ ایسا کرتے اور کبھی بھی اس طرف سے غافل نہیں ہوئے۔ نماز پڑھنے والوں کے بھی اور نماز پڑھانے والوں کے بھی بڑے بڑے پیارے نظارے نظر آیا کرتے تھے۔ چنانچہ جن ماں باپ نے اس نصیحت پر عمل کیا اور اپنے گھروں میں نمازوں کی تلقین کو دوام کے ساتھ اختیار کیا، یوں لگتا تھا کہ وہ گھر نمازیوں کی فیکٹریاں بن گئے ہیں اور انکی نسلوں میں آج بھی

بکثرت نمازی نظر آتے ہیں

جو دوسرے خاندانوں کی نسبت زیادہ نماز پڑھنے والے ہیں۔ چنانچہ وہ اصحاب جنہوں نے اس عادت میں نمایاں امتیاز حاصل کیا ان کی اولاد نسلاً بعد نسلٍ نمازی بنتی چلی گئی۔

لیکن بعض دفعہ ایسا ہوا کہ اصحاب کے اندر تو خدا تعالیٰ نے نماز کی حفاظت کا جذبہ پیدا کیا تھا مگر بیویاں عمل کے لحاظ سے کمزور تھیں۔ یا جس جگہ بچوں کی شادیاں ہوئیں وہاں کے بے نمازیوں کے خون ان سے مل گئے اور وہ پانی گدلا ہو گیا۔ تو ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ باقاعدگی سے نماز پڑھنے والے خاندانوں میں بے نماز شامل ہو گئے اور انہوں نے رفتہ رفتہ اس سارے پانی کو گدلا کرنا شروع کر دیا۔ لیکن جہاں ان کی شادیاں نمازیوں میں ہوئیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے

ایک ایسی نسل ملی ہے

جو نماز پر ہمیشہ قائم بھی رہتی ہے اور مداومت میں قرآنی الفاظ

هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ۔ (المعارج آیت: ۲۴)

کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ اسی طرح بعض گھروں میں بے نمازوں کی فیکٹریاں ملتی ہیں۔ یعنی جو بھی وہاں پیدا ہوتا ہے، بے نمازی ثابت ہوتا ہے۔

تو سوال یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ یا دیگر تنظیمیں ان لوگوں کو کس طرح سنبھالیں؟ جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کریم پہلی ذمہ داری بیرونی تنظیموں پر نہیں ڈالتا۔ بلکہ پہلی ذمہ داری گھروں پر ڈالتا ہے اور یہ

ایک بڑا ہی گہرا اور پُر حکمت نکتہ

ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر گھر اپنے بچوں کی نماز کی حفاظت نہیں کریں گے تو بیرونی دنیا لاکھ کوشش کرے وہ اس قسم کے نمازی پیدا نہیں کر سکتی جو گھر کی تربیت کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ پس میں تمام گھروں کو یہ تلقین کرتا ہوں کہ وہ بڑی ہمت اور جدوجہد کے ساتھ نمازی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور ہمارے ماضی میں جو نیک مثالیں ستاروں کی طرح چمک رہی ہیں ان کی پیروی کریں۔

بہت سی مثالوں میں سے میں ایک مثال اپنے چھوٹے پھوپھا جان

حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب

کی دیتا ہوں۔ ان کو نماز سے، بلکہ نماز باجماعت سے ایسا عشق تھا کہ لوگ بعض دفعہ بیماری کے عذر کی وجہ سے مسجد نہ جانے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں، لیکن وہ بیماری کے باوجود مسجد جانے کے بہانے ڈھونڈا کرتے تھے۔ دل کے مریض تھے اور ڈاکٹر نے بشدت منع کیا ہوا تھا کہ حرکت نہیں کرنی۔ لیکن اس کے باوجود آپ ایک WHEEL CHAIR میں بیٹھ کر (پہیوں والی وہ کرسی جس پر بیٹھ کر مریض خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے ہاتھوں سے اس کے پہیئے گھماتا ہے) رتن باغ لاہور میں جہاں نمازیں ہوتی تھیں، (اس وقت مسجد نہیں تھی۔ اس لیے رتن باغ کے صحن میں نمازیں ہوا کرتی تھیں) باقاعدگی کے ساتھ وہاں پہنچا کرتے تھے۔ جب مسجد گھر سے دور ہو گئی تو

اپنے گھر کو مسجد بنا لیا

اور اردگرد کے لوگوں کو دعوت دی کہ تم پانچوں وقت نماز کے لیے میرے گھر آیا کرو۔ اور مسجد کے جس قدر حقوق عائد ہوتے ہیں، ان سب کو ادا کرتے تھے یعنی جب انہوں نے یہ اعلان کیا کہ میرا گھر مسجد ہے تو پانچوں نمازوں کے لیے آپ کے گھر کے دروازے کھلے رہتے تھے۔ صبح کے وقت نمازی آتا تھا تو دروازے کھلے ہوتے تھے۔ رات کو عشاء کی نماز کے لیے آتا تھا تب بھی دروازے کھلے ہوتے تھے اور دوپہر کو بھی دروازے کھلے رہتے تھے۔ پھر نمازیوں کے لئے وضو کا انتظام تھا اور دیگر سہولتیں بھی مہیا تھیں۔ یہ سب کچھ آپ اس لئے کرتے تھے کہ آپ کو نماز باجماعت سے ایک عشق تھا اور یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ کسی حالت میں بھی آپ کی کوئی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے سے رہ جائے۔ چنانچہ آپ کی اولاد میں بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے نماز کی بڑی پابندی پائی جاتی ہے۔

یہ صرف ایک نمونہ ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے

اسی قسم کے ہزارہا نمونے

قادیان میں رہنے والوں کی یادوں میں بس رہے ہونگے۔ نماز کا اتنا شوق پایا جاتا تھا اور اس کی اتنی تربیت تھی کہ قادیان کے پاگل بھی نمازی رہتے تھے ایسے پاگل جو دنیا کی ہر ہوش گنوا دیتے تھے۔ وہ نماز پڑھنے کے لئے اکیلے مسجدوں میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ نماز پڑھنے کی عادت ان کی زندگی میں ایسی رچ بس گئی تھی کہ وہ اس سے الگ ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ ایسے ہی ایک راجہ اسلم صاحب ہوا کرتے تھے۔ جب پاگل پن کی انتہا ہو گئی تو بیچارے گھر سے باہر چلے گئے۔ پاگل پن میں جو بھی اندرونہ ہو وہ باہر آجاتا ہے۔ چونکہ ان پر نیکی کا غلبہ تھا اس لئے (آخری اطلاع کے مطابق) تبلیغ کے جنون سے غالباً روس کی طرف چلے گئے تھے۔ پھر انہیں دوبارہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان پر کیا گزری۔ لیکن پاگل پن کے انتہا کے وقت بھی پانچوں نمازوں میں مسجد میں آیا کرتے تھے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اصحاب کو خدا تعالےٰ نے عبادت کے قیام کی جو توفیق بخشی تھی وہ اگلی نسل یعنی تابعین تک بھی بڑی شدت کے ساتھ جاری رہی۔ اب ہم ایک ایسی جگہ پہنچے ہیں جہاں

تابعین اور تبع تابعین کا جوڑ

ہے اور اگر ہم نے اس وقت بشدت اپنی نمازوں کی حفاظت نہ کی تو خطرہ ہے کہ آگے بے نمازی پیدا ہونے نہ شروع ہو جائیں۔ اس لئے ہمیں غیر معمولی جہاد کی روح کے ساتھ نماز کے قیام کی کوشش کرنی چاہیئے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ جہاد گھروں سے شروع ہو گا۔

اب جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں اور ربوہ کے گھروں کو خدا تعالےٰ ایک غیر معمولی حیثیت عطا کرنے والا ہے وہ گھر جو نمازی گھر ہیں ان کا فیض دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے گا۔ دور دور سے آنے والے جو لوگ ان کے ہاں ٹھہریں گے وہ ان سے نیک نمونہ پکڑیں گے اور ان آنے والوں میں سے اگر کوئی بے نمازی بھی ہوں گے تو یہ گھر ان کو نمازی بنا دیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ

ایک یہ خطرہ بھی ہے

کہ اگر وہ گھر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ٹھہرتے ہیں، بے نمازی ہوں تو ہو سکتا ہے کہ یہ ان مہمانوں کی عادتیں بھی بگاڑ دیں اور ان کو بھی نمازوں سے غافل کر دیں۔ اس طرح ان گھروں کی حالت بے نمازی بھی زمین کے کناروں تک پہنچ سکتی ہے۔ یعنی ایک طرف وہ اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں حاصل کر سکتے ہیں تو دوسری طرف ان رحمتوں سے محرومی کی بھی کوئی حد نہیں رہتی۔

پس خصوصیت کے ساتھ اپنے گھروں کو اس طرح بھی سجائیں کہ وہ عبادت اور ذکر الٰہی سے معمور ہو جائیں۔ جب مہمان آتے ہیں تو ان کے لئے گھروں کو سجایا جاتا اور انہیں زینت بخشی جاتی ہے۔ میں نے ایک خطبہ جمعہ میں اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ربوہ کو ایک غریب دلہن کی طرح سجانا چاہیئے لیکن

مومن کی اصل سجاوٹ

تو تقوےٰ کی سجاوٹ ہے، نماز کی سجاوٹ ہے۔ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف آیت ۳۲) میں یہی اشارہ کیا گیا ہے کہ اصل زینت تو وہ ہے جو نمازوں کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ نمازیں سنوارو گے تو مسجدیں بھی زینت اختیار کر جائیں گی۔ لیکن اگر بغیر سنوارے کے نمازیں پڑھو گے تو تمہاری مسجدیں بھی ویران ہو جائیں گی۔ پس اپنے گھروں کو زینت بخشو۔ مہمانوں کے استقبال کی تیاری کرو۔ اللہ کے ذکر کو گھروں میں بھی کثرت سے بلند کرو اور بار بار بچوں کو بھی اس کی تلقین کرو تاکہ ہر گھر

خدا کے ذکر کا گہوارہ

بن جائے اور ہر مہمان جو آپ کے ہاں ٹھہرے، وہ اگر کمزور بھی ہے تو آپ کی مثال سے طاقت پکڑے اور ذکر الٰہی کی طاقت لے کر یہاں سے واپس لوٹے۔

جہاں تک میرا نظری جائزہ ہے میں سمجھتا ہوں ربوہ کی پوری آبادی جمعہ میں بھی حاضر نہیں ہوتی۔ ربوہ کی آبادی ہمیں معلوم ہے اور جتنے فیصد لوگوں کو مسجد میں پہنچنا چاہیئے اتنے یہاں نظر نہیں آتے۔ چونکہ ہمارا موازنہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کیا تھا، دوسری سوسائٹیوں سے نہیں ہے بلکہ

ہمارے معیار بہت بلند ہیں۔

ہماری ذمہ داریاں بہت وسیع، بہت اہم، بہت گہری اور بہت بھاری ہیں۔ اس لئے ان کی ادائیگی کے لئے بھی ہمیں اسی قسم کی تیاریاں کرنی پڑیں گی اور نماز کے قیام کے بغیر ہم دنیا کی تربیت کرنے کے اہل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جمعہ کی نماز میں بھی حاضری کو بڑھانا چاہیئے اور اس کے لئے بھی گھروں میں تلقین کرنی پڑیگی۔

صدرانِ محلہ جات اور زعماء انصار اللہ کا فرض ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ صرف مسجدوں میں نماز کی تلقین اور یاد دہانی کا پروگرام بنائیں، اگر کوئی ایسے گھر ہیں جو مسجد میں نہیں آتے تو گھروں میں جائیں اور گھر والوں سے ملیں اور ان کی منت کریں اور ان کو سمجھائیں کہ تمہارے گھر بے نور اور ویران پڑے ہیں۔ کیونکہ جو گھر ذکر الٰہی سے خالی ہے وہ ایک ویرانہ ہے اور جس گھر میں بے نمازی پیدا ہو رہے ہیں وہ تو گویا آئندہ نسلوں کے لئے ایک نحوست کا پیغام بن گیا ہے اس لئے ہوش کرو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے آپ کو سنبھالو

اور نمازوں کی طرف توجہ کرو اس سے تمہاری دنیا بھی سنورے گی اور تمہارا دین بھی سنورے گا کیونکہ عبادت میں ہی سب کچھ ہے۔ عبادت پر قائم رہو گے تو خدا کے حقوق ادا کرنے والے بھی بنو گے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی بنو گے۔

پس یہ نصیحت گھروں کے دروازوں تک پہنچانی پڑے گی اور بار بار وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا کا نقشہ پیش کرنا پڑے گا۔ یعنی جو بھی یہ عہد کرے کہ میں گھروں میں نماز کا پیغام پہنچاؤں گا اور گھر والوں کو تاکید کروں گا اور ان کو ہوش دلاؤں گا کہ وہ اپنے بچوں کی حفاظت کریں، اس کو یہ

نیت بھی کرنی پڑے گی

کہ میں پختہ عزم اور مستقل مزاجی کے ساتھ یہ کام کروں گا کیونکہ ایسا کہنا تو آسان ہے لیکن اس پر عمل بہت مشکل ہوگا۔ وجہ یہ کہ چند دنوں کے بعد انسان پر غفلت غالب آجاتی ہے اور وہ اس کام کو جو اس نے شروع کیا ہوتا ہے چھوڑ بیٹھتا ہے۔ اس لئے اگر نتیجہ حاصل کرنا ہے تو وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا کے مضمون کو پیش نظر رکھنا ہوگا جب تک خدا تعالیٰ کی اس واضح تلقین کو ہمیشہ مدنظر نہ رکھا جائے کہ نماز کی تلقین میں صبر اور دوام اختیار کرنا چاہیئے اس وقت تک ہم اعلیٰ مقصد کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔

پس خصوصیت کے ساتھ آج سے جلسہ سالانہ تک کے عرصہ کے دوران ہمیں بکثرت ایسے ناصحین کی اشد ضرورت ہے جو گھروں کے دروازے کھٹکھٹائیں اور گھر والوں کو ہوش دلائیں اور ان کو نماز کی تلقین کریں۔ اگر ربوہ کے سارے بالغ مرد جو باجماعت نماز پڑھنے کے اہل ہیں اور وہ سارے بچے جنہیں نماز پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے مسجدوں میں پہنچنا شروع ہو جائیں تو میرا اندازہ ہے کہ ہماری موجودہ مسجدیں چھوٹی ہو جائیں گی اور پھر ان مسجدوں کو بڑھانے کی طرف فوری توجہ پیدا ہوگی۔ اس طرح

وَسِّعْ مَكَانَكَ کا بابرکت دور

نئے سرے سے شروع ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم نماز کے حقوق ادا کریں اور خدا کرے کہ نماز ہمارے حقوق ادا کرے اور وہ تمام فیوض جو بنی نوع انسان کے لئے نماز کے ساتھ وابستہ ہیں وہ دنیا میں سب سے زیادہ ہم ہی حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو آمین

بقیہ :- سویڈن

کی تعداد ۱۵۰ کے قریب تھی۔ جنازہ میں شرکت کے لئے مسجد آئے۔ ان کے علاوہ پچیس تیس سویڈش احباب بھی مسجد آئے۔ جمعہ کی نماز سے قبل نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ بعدہٗ خاکسار نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں اسلامی طریق پر تجہیز و تکفین کے مسائل بیان کئے۔ اسی طرح جمعہ کی نماز میں پچاس کے قریب غیر ملکی احباب شریک ہوئے بعدہٗ تمام احباب نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور ان کے اپنے ملکوں میں جماعت جو خدمات بجا لا رہی ہے اس کو خراج تحسین پیش کیا۔ جن ملکوں کے احباب شریک ہوئے ان میں گھانا، نائیجیریا، نائیجیریا، گیمبیا، ایتھوپیا، گنی بساؤ، مالی، یوگنڈا تنزانیہ اور ساؤتھ افریقہ شامل ہیں۔ چند روز بعد بیوہ نے اخبار میں شکریہ کا اعلان دیا جس میں خاکسار اور برادرم میر عبدالقدیر صاحب کے اسماء درج کر کے شکریہ ادا کیا گیا۔ بیوہ کے گھر جا کر تعزیت بھی کی گئی۔ ۲۴ جنوری کو مسجد میں دو گروپ آئے۔ پہلا گروپ کالج کے دو طلباء پر مشتمل تھا جو احمدیت پر تحقیق کر رہے ہیں۔ ان کے سپرد یہ کام تھا کہ وہ پوری طرح معلومات احمدیت کے بارہ میں حاصل کر کے اپنی کلاس میں سنائیں۔ دوسرا گروپ کالج کے پچیس طلباء پر مشتمل تھا ڈیڑھ گھنٹہ تک ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ۲۵ جنوری کو ایک سویڈش فیملی جو لاہور میں (ایک سویڈش پروجیکٹ کے تحت جو معذور افراد کی مدد کرنے کے لئے قائم ہے) کام کرتے ہیں ان کی دعوت پر ان کے گھر گئے اور جماعت کے بارہ میں ان کو معلومات دی گئیں۔ ان کو ربوہ جانے کی بھی دعوت دی گئی۔ ۱۸ جنوری کو چھٹی کلاس کے ۲۸ طلباء مسجد آئے۔ اور ایک گھنٹہ تک سوال و جواب ہوئے۔ اسی شام کو ایک سویڈش فیملی کو کھانے پر بلا کر تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔

۱۹ جنوری کو چھٹی کلاس کے ۲۸ طلباء مسجد آئے ان کے ساتھ ایک استاد بھی تھا۔ ۲۰ جنوری کو چھٹی کلاس کے تین طلباء مسجد آئے جو صرف احمدیت پر تحقیقی مقالہ لکھ رہے تھے۔ ۲۱ جنوری کو دو گروپ مسجد آئے۔ پہلا گروپ پندرہ افراد پر مشتمل تھا اور یہ سارے اساتذہ تھے جنہوں نے مستقبل میں چھوٹے بچوں کے سکولوں میں کام کرنا ہے کھانے پینے کے آداب اور شادی بیاہ کے بارہ میں اسلامی تعلیم پر ان کے ساتھ بحث ہوئی۔ دوسرا گروپ ۵۵ طلباء پر مشتمل گاتھن برگ کے ایک کالج سے آیا تھا جنہوں نے نماز جمعہ کو دیکھا اور بعد میں بڑی دلچسپی سے اسلام کے متعلق سوالات کئے۔ ۲۵ جنوری کو کالج کے تین طلباء آئے۔ اسی شام کو ایک سویڈش فیملی کے گھر ان کی دعوت پر گئے اس موقعہ پر پردہ اور کھانے پینے کے بارہ میں اسلامی احکامات پر گفتگو ہوئی۔ ۲۶ جنوری کو چار استانیاں اپنے ساتھ نرسری کلاس کے بچوں کو لے کر مسجد دکھانے آئیں اسی طرح شام کو دو سویڈش احباب کو کھانے پر مدعو کر کے اسلامی باتیں بیان کی گئیں۔

● سویڈن ریڈیو کے ایک پروڈیوسر کی مسجد میں آمد :-

۲۷ جنوری کو مالمو شہر سے سویڈن ریڈیو کا ایک پروڈیوسر وقت حاصل کر کے مسجد آیا۔ یہ شخص خاص طور پر جماعت احمدیہ کے بارہ میں ایک پروگرام تیار کر رہا ہے جو ریڈیو سویڈن پیش کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ڈیڑھ گھنٹہ تک اس کے ساتھ جماعت کی سرگرمیوں، تبلیغ کے طریق، حضرت مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیاں مثلاً چاند سورج کے گرہن کا واقعہ ہونا اور اسی طرح دیگر واقعات تفصیل سے بیان کئے گئے اس نے ساتھ نوٹس بھی لئے۔ اس نے کسی جمعہ کے روز آنے کا وعدہ بھی کیا تاکہ خطبہ ریکارڈ کر کے نشر کیا جا سکے۔ ۲۵ جنوری کو نویں کلاس کے دو گروپ آئے ان میں پچاس طلباء اور چار اساتذہ تھے۔ ۲۰ جنوری کو دو فیملیز مسجد آئیں ان کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ جاتے ہوئے لٹریچر اور کارڈ خرید کر لے گئے۔ ۳۱ جنوری کو کنگز باکا سے نویں کلاس کے تیس طلباء مسجد آئے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کے سینہ کو اسلامی تعلیم کے نور سے بھر دے اور ہمیں بہترین رنگ میں اسلام کی شاندار تعلیم پیش کرنے کی توفیق ملتی رہے۔

داخلہ ہیلی کالج آف کامرس لاہور

ہیلی کالج آف کامرس پنجاب یونیورسٹی میں بی کام سال اوّل کے داخلے شروع ہیں۔ آئی کام، ڈی کام۔ ایف اے اور ایف ایس سی پاس شدہ طالب علم داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ میٹرک اور انٹر کی سندات کی نقول، ہیلتھ سرٹیفکیٹ، مائیگریشن سرٹیفکیٹ اور ڈومیسائل کی نقل درخواست کے ہمراہ ہونی ضروری ہیں۔

داخلہ کی آخری تاریخ ۷ مارچ ہے۔

رابطہ کے لئے :- (۱) مرزا وحید احمد کمرہ نمبر ۱۳۲ ہاسٹل نمبر ۱۱ نیو کیمپس۔ (۲) ریاض نوید کمرہ نمبر ۳۱ ہاسٹل نمبر ۲ نیو کیمپس۔

(صدر احمدیہ ایسوسی ایشن پنجاب یونیورسٹی لاہور)

امراء اضلاع کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

جملہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۶/۸۳ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات از یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کروائے جانے کیلئے اخبار الفضل میں اعلان کروا دیا گیا ہے۔ لہٰذا تمام امراء اضلاع اس امر کی نگرانی فرما دیں کہ ان کے ضلع کی تمام جماعتوں کے انتخابات کی رپورٹیں ۱۵/۴/۸۳ تک نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔ نیز یہ بھی نگرانی کریں کہ انتخاب قواعد کے مطابق ہوں۔

مرزا منصور احمد
ناظر اعلیٰ

ناظمین اطفال! یکم تا آٹھ مارچ ہفتہ وصولی وقف جدید اطفال منائیں۔ (سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش وچنبیل، تبخیر معدہ
مردانہ وزنانہ خاص امراض کا بفضلہٖ کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں دورہ

خاکسار عنقریب الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں پشاور۔ نوشہرہ۔ مردان۔ کیمبلپور۔ واہ کینٹ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ گوجرخان۔ کھاریاں۔ جہلم۔ گجرات۔ وزیرآباد۔ گوجرانوالہ کا ایک دورہ کر رہا ہے تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تکمیل میں الفضل کی اشاعت کو جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء تک دس ہزار تک پہنچایا جائے یہ مہم احباب کے تعاون کے بغیر سر نہیں کی جا سکتی۔

خاکسار امید کرتا ہے کہ احباب جماعت کے تعاون اور مدد سے یہ مہم باآسانی سر کی جا سکتی ہے۔ کوئی کٹھن اور مشکل کام نہیں۔ صرف احباب کی توجہ کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ آپ کیساتھ ہو۔

جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس دورے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ جو دوست اخبار نہیں خریدتے وہ خود خریدار بن کر اس کی تعداد بڑھانے میں مدد دیں اور مخیر احباب دوست احباب کے نام پر بھی جاری کروا کر بھی الفضل کی اشاعت بڑھانے میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔

(خاکسار عباد اللہ گیلانی۔ مینجر الفضل ربوہ)

گوجرانوالہ میں بجلی کے سامان کا منفرد ادارہ
نصیر الیکٹرک سٹور
جہاں ہر قسم کا وائرنگ کا سامان • تاریں • ٹیوبیں • بلبیں
اور
دیگر بجلی کا سامان تھوک و پرچون دستیاب ہے۔
پروپرائیٹر۔ حاجی نصیر احمد سولنگی گھنٹہ بازار گوجرانوالہ

"الفضل" کی اشاعت میں حصہ لیجئے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ھوالناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں
آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب اور پرکشش زیورات کا مرکز آپ کی اپنی دکان
الکریم جیولرز (ائیر کنڈیشنڈ)
فون نمبر ۶۸۵۵۱۱
بازار فیصل (بالمقابل مینا بازار) کریم آباد چورنگی کراچی
نیز جدید دور کے ڈیزائن آرڈر جڑاؤ و حسب پسند زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں
پروپرائٹرز میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

بے بی گروتھ کورس
BABY GROWTH COURSE
APPETIZER CARE بھوک کی کمی اور ہاضمہ کیلئے
BLOOD TONIC TABS افزائش خون کے لئے
BONE TONIC TABS ہڈیوں کی نشوونما کیلئے
قیمت ایک ماہ کورس ۱۰/- ڈاک خرچ ۵/-
کیور میڈیلین (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ
فون نمبر ۶۰۶/۶۰۷

احمد موٹرز فون ۴۰۲۲۵
آٹو موبائیل انجینئرز
جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔ گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ، پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کے لئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار مری روڈ (اوجڑی کیمپ) راولپنڈی

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ
فون آفس ۶۲۶۱۸ رہائش ۲۸۰۸۰۶، ۲۸۰۵۲۰
لاہور
کو ہمیشہ یاد رکھیں

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ چوکسیہ ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے:
آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

worldwide flights
British airways
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
. AIR RESERVATION & OTHER
TRAVELING DOCUMENTS
CONTACT:-
AL-MEHMOOD AQSA ROAD, RABWAH. PH. 493
travel to destinations.

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے
سُرمہ طفیل
نظر کو تیز کرتا ہے
کورس تین شیشی
سفید موتیا کا علاج۔
-/11 روپے
دھند، جالا۔ ککرے۔ آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، ہیلان
نوٹ:۔ سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں
قیمت فی گولی ۱۵ پیسے

عرق نور
پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔
-/20 روپے

حبّ بواسیر
خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔
بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔
قیمت ۸۴ گولی -/28 روپے

پیٹرولیکویا
اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔

حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ
H-14597 - حال معرفت کوثر کلاتھ ہاؤس
باجوہ مارکیٹ گوبازار ربوہ

لیٹ داخلہ
ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشنگ اور الیکٹریشن ٹریڈز میں لیٹ داخلہ
۱۰ مارچ تک شروع رہے گا۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

اندھیروں میں اُجالا ——— خزاں میں بہار
چہرہ کا نکھار
کوئیک بیوٹی کریم
ملنے کا پتہ ↓ قیمت :- 9/50
گفٹ سنٹر باجوہ مارکیٹ ربوہ

کئی سال سے آپ کی
خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی ۔ مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے آپکی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس
انس مارکیٹ ربوہ
فون:- ۴۳۶
دفتر:- ۵۳۵

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لیے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیلیو سینما اچھرہ لاہور
۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
۱۰ شادمان کالونی لاہور
فون:- ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش:- ۴۱۸۶۴۵
پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

بشیر انجینئرنگ اینڈ سپلائرز لمیٹڈ
ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز
گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات
• لوہے کے جستی تار • خاردار تار • کاسٹ آئرن کے (گھریلو استعمال کے) سیوریج پائپ • سینٹری فٹنگز اور لوہے کے جستی پائپ
حاصل کرنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
ہیڈ آفس:- حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور فون ۵۲۷۸۳، ۳۲۳۳۰۴، ۴۱۳۳۲۲
شاخیں:- (i) لوہا مارکیٹ لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳
(ii) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ، کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴
فیکٹری ——— ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور